Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ٹیلیفون: ۴۴۹
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
چیز دینی ۱۳۵۴ ہش
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی
جلد ۷۱ | پیر ۱۴ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ، ۱۱ صلح ۱۳۶۱ ہش، ۱۱ جنوری ۱۹۸۲ء | نمبر ۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ :- ۶ صلح / جنوری۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کو ضعف کی تکلیف باقی ہے۔ تاہم عام طبیعت اچھی ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحتِ کامل عطا کرے، اپنی حفظ و امان میں رکھے اور دینِ حق کے غلبہ کی عظیم الشان مہم میں حضور کے جملہ منصوبوں اور سکیموں کو اپنے فرشتوں کی تائید و حمایت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بلڈ پریشر میں اضافے کی وجہ سے بدستور ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور زندگی عطا کرے۔ آمین۔

• مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ تحت ہزارہ ابن مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر سیکرٹری نصرت جہاں ربوہ کا نکاح بہمراہ مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد شفیق صاحب پرنسپل الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر دارالرحمت شرقی ربوہ بمورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۱ء بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت مسجد مبارک ربوہ میں بعد از نماز مغرب پڑھا۔ اور دعا کروائی۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعائیں فرمائیں۔

• خاکسار کے برادرِ اصغر عزیز اظہر احمد درجہ شاہد جامعہ احمدیہ ولد مکرم عبدالمنان صاحب ربوہ کا نکاح عزیزہ مسعودہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب اسسٹنٹ انجینئر جامشورو سندھ سے مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ نکاح کا اعلان محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ۲۹ دسمبر ۱۹۸۱ء کی شام کو فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ مبارک فرمائے آمین

(حافظ مظفر احمد - ربوہ)

بیوی خاوند کیساتھ، بیٹی باپ کیساتھ، بہن بھائی کیساتھ اور ماں بیٹے کیساتھ مل کر

اپنے دین کو غالب کرنے کی مہم میں ایک زندگی گذارو

اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ جتنا تم کر سکتے ہو کرو باقی کام میں خود کر دوں گا!

ہم نے دیکھا ہے کہ سارا کام فرشتے کر جاتے ہیں اور ثواب ہمارے نام لکھا جاتا ہے

جماعت احمدیہ کے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز دوسرے اجلاس سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

قسط نمبر (۴)

ربوہ: ۲۷ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز، دوسرے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے بقضائے الٰہی حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا کی وفات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں نے خواتین کے جلسہ سالانہ میں انہیں خطاب کرتے ہوئے ایک بنیادی حقیقت سے آگاہ کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں مختصراً آپ لوگوں کو بھی اس سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ منصورہ بیگم نے اپنی دینی ذمہ داریوں کو نباہتے ہوئے میرے ساتھ اس طرح سے زندگی گذاری کہ صرف یہ کہنا کافی نہیں ہے کہ ہمیں ایک دوسرے سے پیار تھا بلکہ یوں کہنا صحیح ہے کہ ہم نے ایک زندگی گزاری۔ حضور نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا کے اوصافِ حسنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے خاموشی سے بغیر بتائے اس بات کا بھی خیال رکھا کہ میری زندگی کے دو منٹ بھی ضائع نہ ہوں۔ وہ دو منٹ بھی میرے دینی کاموں میں صرف ہوں۔ انہوں نے میری حفاظت کا خیال رکھا۔ میرے کھانے کا خیال رکھا۔ میرے آرام کا خیال رکھا۔ میرے جذبات کا خیال رکھا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہماری جماعتی زندگی کی دوسری صدی شروع ہونے میں جو آٹھ نو سال کا عرصہ باقی ہے، یہ آنے والے سال ہماری زندگی کے بڑے اہم سال بھی ہیں اور بڑے مشکل سال بھی ہیں۔ لیکن یہ آنے والے برس اتنی رحمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہیں کہ ان کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ حضور نے فرمایا اسی لئے میں نے عورتوں کے جلسہ سالانہ میں انہیں کہا کہ ہر بات کو بھول کر صرف اس ایک بات کو ذہن میں رکھو کہ اپنے دین کو غالب کرنے کی مہم میں بیوی خاوند کے ساتھ، بیٹی باپ کے ساتھ، بہن بھائی کے ساتھ اور ماں بیٹے کے ساتھ مل کر ایک زندگی گزارے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اخلاص اور فدائیت سے اگر تم کام کرو گے تو جتنا تم سے ہو سکے وہ کر دینا باقی میں کر دوں گا اور سارے کے سارے کام کی جزا تم کو دے دوں گا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ کام فرشتے آکر کر جاتے ہیں اور ثواب ہمارے نام لکھا جاتا ہے۔ ہم ایک دھیلہ خرچ کرتے ہیں اور نتیجہ ایک کروڑ کا نکل آتا ہے۔ یہ باقی رقم کہاں سے آئی؟ یہ اللہ نے اس میں برکت رکھ دی تھی!!

حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی مثالیں دیتے ہوئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا ذکر فرمایا۔ حضور نے بتایا کہ احباب جماعت نے ۵۳ لاکھ روپے کی قربانی پیش کی تو دوستوں نے مجھے مشورہ دیا کہ اس رقم کو ریزرو میں رکھیں اور اس سے جو منافع ملے اسے استعمال میں لائیں حضور نے فرمایا میں نے پوچھا کہ کتنا منافع مل سکے گا۔ بتانے والوں نے بتایا کہ ۱۲ سے ۱۴ فیصد منافع مل سکے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اس پر میں نے کہا کہ میں جس سے تجارت کر رہا ہوں اس نے مجھے کہا ہے کہ میں بے حساب دوں گا۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا کل ابتدائی سرمایہ ۵۳ لاکھ روپے تھا اور اس سال کا نصرت جہاں کا بجٹ تین کروڑ روپے سے زائد ہے۔ ہم نے کتنی قربانی دی اور اللہ تعالیٰ نے اسے بڑھا کر کہاں کا کہاں پہنچا دیا اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں سکیم کے تحت قائم ہونے والے ہسپتالوں کے ڈاکٹروں کے ہاتھ میں شفا رکھ دی۔ حضور نے فرمایا کہ کیا کوئی منڈی ایسی آپ کے علم میں ہے جہاں شفا بکتی ہو؟ میرے علم میں ہے ـــــ! وہ اللہ کی منڈی ہے، جہاں سے سب کچھ مل جاتا ہے۔

حضور نے اپنے موضوع کا تسلسل جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ساری جماعت کو ایک خاندان کی طرح اور ہر خاندان کو ایک فرد کی طرح،

باقی صفحہ پر

> "یہ دنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ کوششیں کی جاتی ہیں گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں انسان کیسا غافل اور ناسمجھ ہے کہ علانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو قیام نہیں لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی"
> (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ر ربیع الاوّل ۱۴۰۲ھ

۱۱ر صلح ۱۳۶۱ ہش

آنحضرتؐ کی سیرتِ مقدسہ کا ایک نہایت درخشاں پہلو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرۃِ مقدسہ کا ایک نہایت ہی درخشاں پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو خُلقِ عظیم عطا کیا تھا یعنی آپؐ نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آپؐ کی سیرۃِ مقدسہ کے اس نہایت ہی درخشاں پہلو کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝ (القلم آیت ۵)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) تُو (اپنی تعلیم اور عمل میں) نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔

آپؐ نے نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق کا مظاہرہ اُس وقت اور اُس حال میں بھی کیا جبکہ آپؐ کے مخالف اور جانی دشمن آپؐ کو آپؐ کے مشن میں ناکام بنانے میں انتہائی اوچھے ہتھیاروں پر اُترے ہوئے تھے اور آپؐ کے اور آپؐ کے صحابہؓ کے ساتھ ہر قسم کی بداخلاقی انہوں نے روا رکھی ہوئی تھی۔ بُرے ناموں سے وہ آپؐ کو پکارتے تھے۔ توہین آمیز فقرے وہ کستے تھے، جب آپؐ نماز پڑھ رہے ہوتے تو وہ ڈھول پیٹتے، سیٹیاں بجاتے اور شور مچاتے اور اس طرح خدائے واحد و یگانہ کی عبادت میں خلل انداز ہوتے۔ آپؐ کے خلاف بُری بُری افواہیں پھیلاتے، جھوٹے اتہامات لگاتے، دل آزار باتیں کر کر کے آپؐ کو اذیت پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھتے۔ اسی پر بس نہیں کفارِ مکہ نے تو آپؐ کے اور آپؐ کے صحابہؓ کے خلاف ظلم کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ کتبِ تواریخ و سیر ان انسانیت سوز مظالم کی تفاصیل سے بھری ہوئی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃِ مقدسہ کا نہایت ہی درخشاں پہلو یہ ہے کہ آپؐ نے بُرائی کا مقابلہ بُرائی سے نہیں بلکہ نیکی سے کیا، شر کا جواب شر سے نہیں بلکہ حُسنِ سلوک اور احسان سے دیا۔ الغرض آپؐ نے دشمنوں کی طرف سے ہر قسم کی بدزبانیوں، بداخلاقیوں اور ایذا رسانیوں پر ہمیشہ صبر و ضبط سے کام لیا اور اپنے دشمنوں کو حُسنِ اخلاق سے رام کرنے کی کوشش کی۔

اس خُلقِ عظیم کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ آپؐ خلق کے اعتبار سے مجسّم قرآن تھے۔ آپؐ کے مشن کا مرکزی نقطہ شرک کا استیصال اور توحیدِ خالص کا قیام تھا اور آپؐ نے اپنے اس مشن کی تکمیل میں اپنی جان تک کی بازی لگا رکھی تھی۔ اس کے باوجود آپؐ اس بات کے روادار نہیں تھے کہ مُشرکوں کے بُتوں کو بُرا بھلا کہا جائے حالانکہ خود مُشرکوں نے توحیدِ باری تعالیٰ کا مذاق اڑانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سبّ و شتم کرنا اپنا دن رات کا مشغلہ بنا رکھا تھا۔ آپؐ بتوں کو بُرا بھلا کہنے کے کیسے روادار ہو سکتے تھے جبکہ خدا تعالیٰ کی ہدایت یہ تھی کہ:۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ ط (الانعام آیت ۱۰۹)

ترجمہ:۔ اور تم اُنہیں جنہیں وہ (یعنی مُشرک) اللہ کے سوا (دعاؤں میں) پکارتے ہیں گالیاں نہ دو نہیں تو وہ دشمن ہو کر جہالت کی وجہ سے اللہ کو گالیاں دیں گے۔

اسی طرح آپؐ اُن مُشرکوں کو بھی بُرا بھلا کہنے کے روادار نہ تھے جو آپؐ کے خلاف سبّ و شتم سے کام لینے اور بُہتان باندھ باندھ کر خود آپؐ کی علی الاعلان توہین کرنے میں ازحد بیباک واقع ہوئے تھے۔ آپؐ نے اُن کا معاملہ خدا کے سپرد کر رکھا تھا اور اس لئے کر رکھا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپکو یہی ہدایت تھی کہ ان کی دریدہ دہنی کا ان کو کوئی جواب نہ دیا جائے اور انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے کیونکہ ان سے خدا خود نپٹ لے گا۔ وہ ہدایت یہ تھی اور ہے:۔

وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاھْجُرْھُمْ ھَجْرًا جَمِیْلًا ۝ وَذَرْنِیْ وَالْمُکَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَۃِ وَمَھِّلْھُمْ قَلِیْلًا ۝ (المزمل آیات ۱۱، ۱۲)

ترجمہ:۔ اور جو کچھ وہ (یعنی تیرے مخالف) کہتے ہیں اُس پر صبر کر اور شریفانہ طور پر ان سے الگ ہو جا۔ اور ان مالدار منکروں کو اور مجھ کو اکیلا چھوڑ دے (یعنی جب مَیں انہیں ان کے کئے کی سزا دینے کے لئے کافی ہوں تو پھر تجھے کچھ کہنے یا کرنے کی ضرورت نہیں)

آپؐ نے اس قرآنی ہدایت کی بڑی سختی سے پابندی فرمائی۔ کفارِ مکہ اور خاص طور پر یہود آپؐ کے خلاف سبّ و شتم کرنے سے باز نہیں آتے تھے لیکن آپؐ ان کے اس سبّ و شتم کی طرف کان ہی نہیں دھرتے تھے۔ آپؐ کے طرزِ عمل سے یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ مثال کے طور پر بعض یہود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کی بجائے اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ (تم کو موت آئے) کہا۔ حضرت عائشہؓ نے جب اُنہیں یہ کہتے سُنا تو کہا عَلَیْکُمْ وَلَعَنَکُمُ اللّٰہُ وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ یعنی تم کو موت آئے، خدا تم پر لعنت بھیجے اور تم پر خدا کا غضب نازل ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا کہ

"اے عائشہ نرمی اختیار کرو اور سختی اور بدزبانی سے بچو" (بخاری کتاب الادب)

بخاری کتاب الادب میں ہی ایک اور روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ ایک بداخلاق آدمی آپؐ سے ملنے آیا۔ آپؐ نے اسے دیکھا تو فرمایا یہ اپنے قبیلہ میں نہایت بُرا آدمی ہے۔ تاہم جب وہ آپؐ کے پاس آکر بیٹھا تو آپؐ اس سے نہایت خندہ پیشانی سے ملے۔ وہ مل کر جب چلا گیا تو حضرت عائشہؓ نے کہا آپؐ نے جب اسے آتا دیکھا تو اس کے متعلق اچھی رائے کا اظہار نہیں کیا اس کے باوجود آپؐ اس کے ساتھ نہایت لطف اور مہربانی سے پیش آئے۔ آپؐ نے فرمایا۔

"عائشہ تم نے مجھ کو بدزبان کب پایا؟ خدا کے نزدیک قیامت کے دن سب سے بُرا شخص وہ ہوگا جس کی بدزبانی کے خوف سے لوگ اس سے کنارہ کش رہیں"

یہ دو حدیثیں ہم نے بطور نمونہ پیش کی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخالفوں اور دشمنوں کی دریدہ دہنی، بدزبانی اور ایذا رسانی پر خاموشی اختیار فرماتے تھے اور انہیں درخورِ اعتنا نہ سمجھتے تھے اور ان کے معاملہ کو خدا کے سپرد کر کے ان سے کنارہ کش ہو جاتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی آپؐ کو یہی ہدایت تھی اور اس پر آپؐ سختی سے عمل پیرا تھے۔ کیونکہ آپؐ کے نزدیک اُس کی رضا بہر صورت و بہر حال مقدم تھی۔

سیدنا حضرت اقدس نے ہمیں اِس قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی بڑی تاکید کے ساتھ بار بار تلقین فرمائی ہے۔ اِس تعلق میں حضور اقدس کا ایک ارشاد ہم ذیل میں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ ۲۷ر دسمبر ۱۹۰۶ء کو حضور اقدس نے جو تقریر ارشاد فرمائی اُس میں اپنی جماعت کو بیش بہا نصائح سے سرفراز کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا:۔

"اگر تمہارے نفسانی جوش اور بدزبانیاں ایسی ہیں جیسے تمہارے دشمنوں کی ہیں پھر تم ہی بتاؤ کہ تم میں اور تمہارے غیروں میں کیا فرق اور امتیاز ہوا؟ تمہیں تو چاہیئے کہ ایسا نمونہ دکھاؤ کہ مخالف خود شرمندہ ہو جاوے۔ بڑا ہی عقلمند اور حکیم وہ ہے جو نیکی سے دشمن کو شرمندہ کرتا ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ نرمی اور رفق سے معاملہ کرو۔ اپنی ساری مصیبتیں اور بلائیں خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ یقیناً سمجھو اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ ہر شخص کی شرارت پر صبر کرتا ہے اور خدا پر اسے چھوڑتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرے گا۔ اگرچہ دنیا میں ایسے آدمی موجود ہیں جو ہنسی کریں گے اور ان باتوں کو سن کر ٹھٹھا کریں گے مگر تم اس کی پرواہ نہ کرو۔ خدا تعالیٰ خود اس کے لئے موجود ہے۔ وہ خدا پُرانا نہیں ہو گیا جیسے انسان بڈھا ہو کر پیر فرتوت ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تھا۔ اُس کی وہی طاقتیں اب بھی ہیں جو پہلے تھیں۔ لیکن جو کچھ مَیں کہتا ہوں اگر تم اس پر عمل نہ کرو تو میری جماعت میں نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے مصالح کو خوب جانتا ہے۔ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے ہمیں مارا اور مسجد سے نکال دیا۔ میں یہی جواب دیتا ہوں کہ اگر تم جواب دو تو میری جماعت میں سے نہیں۔ تم کیا چیز ہو۔ صحابہؓ کی حالت کو دیکھو کہ ان کے کس قدر خون گرائے گئے۔ پس تمہارے لئے اسوۂ حسنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے۔ دیکھو وہ کیسے دنیا سے باہر ہو گئے تھے" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۶۵، ۱۶۶)

الغرض برائی کا جواب نیکی سے دینا اور دوسروں کی بدزبانیوں، بُہتان تراشیوں اور ایذا رسانیوں پر صبر کرنا اور ان کا معاملہ خدا پر چھوڑ کر ان سے تعرض نہ کرنا بہت ہی اعلیٰ درجہ کا خُلق ہے اور یہی وہ خُلق ہے جس کا اعلیٰ ترین نمونہ صاحبِ خُلقِ عظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا اور اپنے مخالفوں کو ہمیشہ نیکی کے ذریعہ شرمندہ کیا۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

"گالیاں سُن کے دعا دو پا کے دُکھ آرام دو"

(حضرت اقدس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف شہنشاہِ کسریٰ کی سازش

اعجاز اور نصرتِ خداوندی کا ایمان افروز منظر

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ مشرقی وسطی

سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے بعد تین دن تک مقام حدیبیہ میں قیام فرمایا جب آپؐ وہاں سے روانہ ہوئے تو سفر کے دوران میں سورۃ فتح نازل ہوئی جس کی ابتدائی آیت یہ ہے

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو بلا کر فرمایا کہ مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے آپؓ نے تعجب کے انداز میں پوچھا کہ کیا یہ صلح فتح مبین ہے؟ آپؐ نے پُر شوکت انداز میں فرمایا۔ ہاں۔ حضرت عمرؓ مطمئن ہو گئے۔ اس صلح حدیبیہ کے بعد ایسے واقعات منصۂ شہود پر آئے جو بلحاظ نتائج کے نہ صرف فتح پر مبنی تھے بلکہ وہ فتح مبین تھے۔ جنگ وجدال کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ حالات کافی حد تک خوشگوار ہو گئے۔ سفر کی سہولتیں میسر آ گئیں۔ تجارتی روابط اور باہمی ملاقاتوں کے اسباب میسر آئے۔ کئی خاندان جن کے تعلقات کفار سے منقطع ہو گئے تھے دوبارہ قائم ہو گئے۔ صلح حدیبیہ کے دن سے لیکر فتح مکہ تک اتنے اشخاص آغوش اسلام میں داخل ہوئے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئے تھے۔ دو مشہور جرنیل اور فاتح حضرت عمروؓ بن العاص اور حضرت خالدؓ بن ولید کو یہ شرف حاصل ہوا کہ وہ اسی عرصہ میں مسلمان ہوئے۔ صلح حدیبیہ کے بعد جو نمایاں کام آپؐ نے سرانجام دیا وہ یہ تھا کہ آپؐ نے مختلف شاہانِ عجم اور رؤساء عرب کو تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں مکاتیب ارسال کئے چنانچہ مقوقس شاہ مصر، قیصر روم، کسریٰ شہنشاہ فارس، نجاشی شاہ حبشہ، شاہ بحرین، شاہ عمان، رئیس یمامہ، رئیس بصریٰ اور شاہ یمن کو آپؐ نے تبلیغی خطوط تحریر فرمائے اور ان پر آپؐ کی مہر لگائی گئی۔

جو مکتوب مبارک آپؐ نے شہنشاہ فارس (ایران) کے نام ارسال فرمایا اس کی عبارت یہ تھی

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
من محمد رسول اللہ
الی کسریٰ عظیم فارس
سلام علیٰ من اتبع
الھدیٰ وآمن باللہ
ورسولہ وشھد ان
لا الٰہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ وان
محمدًا عبدہ ورسولہ
ادعوک بدعایۃ اللہ
فانی رسول اللہ الی
الناس لانذر من
کان حیًا ویحق القول
علی الکافرین اسلم
تسلم فان تولیت
فعلیک اثم المجوس"
(الخمیس)

ترجمہ:- میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بغیر مانگے رحم کرنیوالا اور محنت کا پھل دینے والا ہے۔ یہ مکتوب محمد رسول اللہ کی طرف سے شاہِ فارس کسریٰ کے نام ارسال ہے جو شخص ہدایت کی اتباع کرتا ہے اور خدا تعالیٰ اور رسولِ خدا پر ایمان لاتا ہے اور اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے اور محمد خدا تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو۔ اے بادشاہ میں آپ کو خدا تعالیٰ کے پیغام کی طرف بلاتا ہوں۔ میں دنیا کی طرف رسولِ خدا بنا کر بھیجا گیا ہوں تا میں ہر زندہ انسان کو بیدار کروں اور کفر کرنیوالوں پر حجت پوری ہو جائے۔ اے شاہِ فارس! آپ اسلام کو قبول فرمائیں اسی میں آپ کی سلامتی ہے اگر آپ نے اس دعوتِ اسلام سے انکار کیا تو آپ کے ذمہ مجوس کا گناہ بھی ہوگا"

ملک حجاز جغرافیائی لحاظ سے فارس سے ملحق ہے اور یہ علاقہ شہنشاہ فارس کسریٰ خسرو پرویز کی حکومت میں شمار ہوتا تھا اور یمن کا گورنر اس علاقہ پر کنٹرول کرتا تھا جسے شہنشاہ کسریٰ مقرر کرتا تھا تاریخ عالم سے معلوم ہوتا ہے کہ فارس کی حکومت بڑے جاہ وجلال والی تھی اور خود شاہ کسریٰ انتہائی متکبر بادشاہ تھا اور عربوں کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا۔ یہ مکتوب مبارک حضرت عبداللہؓ بن حذافہ حضورؐ کے ایک جلیل القدر صحابی لے کر گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت تھی کہ اس مکتوب کو پہلے کسریٰ کے والئسرائے نائب السلطنت بحرین کے رئیس کے پاس پہنچایا جائے اس کے توسط سے یہ مکتوب کسریٰ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ چنانچہ جونہی یہ خط کسریٰ کی خدمت میں پیش ہوا اور اس خط کو شاہی ترجمان کے ذریعہ اس نے سنا تو تحقیر ونخوت کی وجہ سے وہ آگ بگولا ہو گیا۔ کسریٰ آتش پرست بادشاہ تھا اس کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے الفاظ ناگوار گذرے اور اس نے کہا

"میرا غلام ہو کر مجھ کو یوں لکھتا ہے"

اس غیض وغضب میں اس نے آنحضرتؐ کے مکتوب مبارک کو چاک چاک کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شاہی احکام دیئے کہ ہمارے یمن کے گورنر باذان کے نام فوری حکم بھجوایا جائے کہ عرب کے محمد نامی شخص جس نے رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے اسے گرفتار کر کے ہمارے سامنے پیش کیا جائے۔ گورنر کو جونہی یہ شاہی حکم موصول ہوا اس نے اس کی تعمیل کی اور دو اشخاص کو جن کا نام بابویہ اور خرخسرہ تھا مدینہ بھیجدیا۔

حکام فارس عربوں کو ہمیشہ نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ان کا سلوک انتہائی جارحانہ اور معاندانہ ہوا کرتا تھا۔ دونوں معتمدین کی آمد پر راز فاش ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنے کے لئے کسریٰ کے احکام جاری ہو چکے ہیں۔ قریش اور دوسرے معاندین نے انتہائی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"قد نصب ملک الملوک لمحمد"

شہنشاہِ کسریٰ نے محمد کو ختم کرنے کے لئے کامیاب منصوبہ تیار کیا ہے۔

مذکورہ بالا ان دو معتمدین نے جب یہ پیغام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ آج یہاں قیام کریں دوسرے روز جب یہ حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے بذریعہ وحی علم پا کر ان کو فرمایا:-

"ابلغا صاحبکما ان ربی قتل ربہ فی ھذہ اللیلۃ"

یعنی گورنر یمن باذان کو یہ پیغام پہنچا دو کہ میرے خدا نے آج کی رات کسریٰ کو قتل کر دیا ہے۔"

اللہ اکبر! اللہ اکبر! یہ کیسا ایمان افروز منظر ہے۔ دراصل اس سازش کے پیچھے یہود کا ہاتھ تھا۔ اس سازش سے یہود اسلام اور بانیٔ اسلام کو العیاذ باللہ ختم کرنا چاہتے تھے۔ وہ شہنشاہِ کسریٰ جس کے استعماری منصوبوں میں سے یہ خطرناک منصوبہ اسلام کے خلاف تھا۔

شہنشاہ کسریٰ جس کے رعب اور جلال کا شہرہ تھا اور مؤرخین ہمیشہ اس کو ملک الملوک کے خطاب سے تحریر کرتے ہیں۔ وہ شہنشاہ جس کی سلطنت انتہائی وسیع تھی۔ ثروت ودولت کے انبار اس کے خزانوں میں جمع تھے۔ جب وہ رسول خداؐ کے مقابلے میں آتا ہے تو اس کی سلطنت دولت اور اس کا شخصی نفوذ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔ ایک رات شہنشاہِ کسریٰ گہری نیند سو رہا تھا اس کی حفاظت کے لئے ہر قسم کے انتظامات کئے گئے تھے اس کے اپنے بیٹے شیرویہ نامی نے اپنے باپ کو قتل کر دیا اور اس کے ساتھ ہی گورنر یمن باذان کو شاہی فرمان ارسال کیا گیا جس میں تحریر تھا:-

"میں نے ملکی مفادات کے پیش نظر اپنے باپ خسرو پرویز کو قتل کر دیا ہے۔ اس کا رویہ سراسر ظالمانہ تھا۔ وہ ملک کے معزز اور شرفا کو کثرت سے قتل کرتا جا رہا تھا۔ جونہی میرا یہ نامہ پہنچے میرے نام پر علاقہ کے باشندگان سے اطاعت اور وفاداری کا عہد لو۔ میرے باپ نے جو حکم عرب کے ایک معزز شخص کو گرفتار کرنے کے لئے بھیجا تھا اس کو منسوخ سمجھو اور میرے دوسرے نوٹس کا انتظار کرو"

بعض کتب میں یہ بھی مذکور ہے کہ حضور نے یہ بھی فرمایا تھا۔

"اپنے بادشاہ کو کہہ دو کہ میرا دین اور حکومت کسریٰ کے پایۂ تخت تک پہنچ جائے گی" (طبقات ابن سعد)

دراصل غزوۂ احزاب میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کشف کے نتیجے میں فرمایا تھا۔

"مجھے شام کی کنجیاں دی گئی ہیں
مجھے فارس کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں"

اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ کر باذان یمن کا گورنر مسلمان ہو گیا اور یہ واقعہ جہاں نصرتِ خداوندی کا ایمان افروز منظر ہے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی حقانیت کا معجزہ بھی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندہ کتاب
زندہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
زندہ مذہب

مرتبہ:-
مکرم
برکت اللہ صاحب محمود
مربی سلسلہ
مقیم ملتان

شریعت ایک فطری قانون ہے جو بنی نوع انسان کے فطری تقاضہ سے وجود میں آیا ہے۔ یہ قانون نوع بشر پر جبراً عائد نہیں کیا گیا بلکہ وہ خود اس کی محتاج اور جویا تھی۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو مناسب قویٰ عقل۔ ادراک۔ اور شعور سبھی کچھ عطا کیا ہے تاکہ وہ خود اختیاری اور خود شناسی کے ساتھ دنیا میں عمل کرے۔ اس عالم میں وہ اپنے اعمال کا خود ذمہ دار اور عالم بالا میں خدا کے حضور جوابدہ ہوگا۔ اگر دنیا میں اچھے اعمال بجالائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور جمال کا ظہور ہوگا اور اگر بُرے افعال کا مرتکب ہوگا۔ تو خدا کا قہر اور جلال نازل ہوگا لہٰذا اب بھلائی ہے تو اس امر میں کہ ہم اپنی ساری زندگی سارے افعال و اعمال اسی قانون کیمطابق ترتیب دیں۔

تمام انبیاء کرام توحید باری تعالیٰ پر متفق ہیں کہ اس کا کوئی مثل و مانند نہیں۔ وہی عبادت کا مستحق ہے۔ آخرت برحق ہے۔ اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا۔ انہی اولمر کو دین کے بنیادی اصول تسلیم کیا جاتا ہے اور اسی کا نام شریعت ہے۔ جب انسان میں ایک جامع اور مکمل شریعت کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی استعداد اور صلاحیت پیدا ہوگئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے سیّد ولد آدم صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری شریعت نازل فرمادی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے اب کوئی شریعت نہیں آسکتی۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات و فیوض اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہوگا۔ وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود ہیں۔۔۔۔ روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن جو سچی ہدایتوں پر مشتمل ہے اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم اور اکمل سب رسولوں سے، اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہے"

جو لوگ شریعت اور نبوت کی پیروی کرتے ہیں وہ جہالت سے نجات پاکر نیابت الٰہی کے مقام پر فائز ہوتے ہیں اور ان کے لئے خوف و حزن کے احکامات ختم ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان

فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔"

میں یہی بشارت دی گئی ہے کہ جو لوگ میری ہدایت پر عمل پیرا رہیں گے انہیں مستقبل کا خوف ہوگا نہ ماضی کا غم۔

اسلام پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ بے شک قرآن انسان کی پوری زندگی کے لئے لائحہ عمل ہے مگر اس دور میں ایک مثالی معاشرہ پیدا کرنے والی ایک قوت کی حیثیت سے یہ بے اثر ہو گیا ہے حالانکہ اس میں وہ کشش اور جاذبیت موجود ہے جو حق و صداقت کا خاصہ ہے۔ اسلام پر ہونے والے اس اعتراض کو رد یا دور کرنے کا ایک ہی طریق ہے کہ یقین اور عقیدہ کی پختگی سے ہم انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اسلام پر عمل کریں۔ روایت مشہور ہے کہ حضرت بایزید بسطامی جو بڑے مشہور اور بلند پایہ صوفی تھے ان کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تم اسلام قبول کیوں نہیں کرتے تو اس یہودی نے جواب دیا جو اسلام بایزید کا ہے وہ مجھے حاصل نہیں ہو سکتا اور جو اسلام تمہارا ہے اس کو میں قبول نہیں کرتا۔ اس روایت کو درج کر کے یہ بتانا مقصود ہے کہ عملی نمونے کے بغیر نہ اعتراضات کا رد ہو سکتا ہے نہ اسلامی معاشرہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔

قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور ارشادات سے روگردانی کا نتیجہ ہے کہ معاشرے میں ہر قسم کی برائیوں کے جراثیم اس شدت سے سرایت کر چکے ہیں کہ معمولی علاج سے انہیں ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔

نوجوان نسل کے دل و دماغ اور ذہن و تصور سے زندگی کی وہ غایت جو اسلام پیش کرتا ہے مفقود ہو چکی ہے اور خواہشات نفسانی کی گرفت اُن پر سخت سے سخت تر ہوتی جا رہی ہے ملکی اخبارات اور رسائل میں آئے دن اس پر اظہار خیال ہو رہا ہے اور ہر حساس اور دردمند دل اس فکر اور سوچ میں ہے کہ اس خرابی اور گراوٹ کا علاج کب اور کیسے ہوگا۔ اجمالی طور پر اس کا جواب یہ ہے کہ ہماری دینی کوتاہیوں اور بیماریوں کا علاج صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنے سے ہوگا۔ جس کے لئے عملی نمونہ کی ضرورت ہے ورنہ تربیت و اصلاح کا کوئی منصوبہ کامیابی کا جامہ نہیں پہن سکتا۔ اصلاح احوال کرنے والوں کو خدا تعالیٰ کا یہ حکم:-

"لم تقولون ما لا تفعلون"

(تم وہ کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے) کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔

مامورین الٰہی کا طریق و عمل یہی رہا ہے کہ ان کے قول و فعل میں کبھی تضاد نہیں ہوا۔

"انا اول المومنین"

کہہ کر اور عمل سے وہ دنیا کو اپنا گرویدہ کر لیتے ہیں۔ وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت یا مخالفت سے بے نیاز ہو کر پورے یقین اور اعتماد سے اصلاح خلق کا اہم فریضہ ادا کرتے ہیں مصلح اعظم محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے آپ نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر مسلسل جہاد اور جدوجہد سے ایک ایسی قوم میں جو ہر قسم کی بداعمالیوں میں گھری ہوئی تھی جو جہالت اور حماقت، سفالت اور اذالت کی اتھاہ گہرائیوں میں گر چکی تھی عظیم قلبی اور ذہنی، اخلاقی اور روحانی انقلاب پیدا کر دیا عرب کے درماندہ اور پس ماندہ گلہ بان شاہوں کے خزانوں اور تخت و تاج کے وارث ہو گئے۔ اخلاقی اور روحانی قدروں سے عاری عرب کی بنجر اور ویران سرزمین وحی و الہامات کی مسلسل بارشوں سے لہلہا اُٹھی تعلیم و تہذیب سے ناآشنا قوم کے قلوب و اذہان قرآنی انوار سے ایسے منور ہوئے کہ وہ دنیا کے معلم اور استاد بن گئے۔

اس انقلاب کو روکنے کے لئے مخالفین اور معاندین کی طرف سے ہر حربہ اور ہتھیار آزمایا گیا۔ اور ظلم و زیادتی کی انتہا کر دی گئی مگر مخالفت کی آندھیاں اور مصائب کے زلزلے اس عظمت کے پہاڑ کو جھکانے اور گرانے میں ناکام رہے اور خدا تعالیٰ کا حتمی وعدہ

"کتب اللہ لا غلبن انا و رسلی"

میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔

بڑی شان سے پورا ہوا۔ خدا کا محبوب غالب و بامراد اور اس کا دشمن مغلوب و نامراد رہا۔ اور حق و صداقت کی شمع روشن سے روشن تر ہوتی گئی۔ انبیاء اور پاکبازوں کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ مقدسوں کی تائید و نصرت فرماتا ہے

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

(الف) "نبیوں کے دشمنوں نے ان روشن چراغوں کو بجھانے کے لئے کیا کیا نہ کیا اور کون کون سی تدبیر ہے جو وہ عمل میں نہ لائے لیکن چونکہ وہ راستی اور صداقت کے درخت تھے اس لئے وہ غیبی مدد سے دم بدم نشوونما پکڑتے گئے اور معاندین کی مخالفانہ تدبیروں سے کچھ بھی اُن کا نقصان نہ ہوا بلکہ وہ اُن لطیف اور خوش نما پودوں کی طرح جو مالک کے جی کو خوش کرتے ہیں اور بھی پھلتے پھولتے گئے۔ یہاں تک کہ وہ بڑے بڑے سایہ دار اور پھل دار درختوں کے مانند ہو گئے اور دور دور کے روحانی اور حقانی آرام کے ڈھونڈنے والے پرندوں نے آکر ان میں بسیرا لیا اور مخالفوں کی کچھ بھی پیش نہ گئی اور گو اُن بداندیشوں نے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے۔ ایڑیاں رگڑیں، مکاریاں اور عیاریاں دکھائیں پر آخر مرغ گرفتار کی طرح پھڑ پھڑا کر رہ گئے۔۔۔ یہ وہ برگزیدہ قوم ہے جن کے اقبال کی انہیں کے زمانہ میں آزمائش ہو چکی ہے وہ اقبال نہ بت پرستوں کے روکنے سے رُکا نہ کسی مخلوق پرست کی مزاحمت سے بند رہا نہ تلواروں کی دھاریں اس شان و شوکت کو کاٹ سکیں نہ تیروں کی تیزی اس میں کچھ رخنہ ڈال سکی۔ وہ جلال ایسا چمکا جو اس کا حسد کتنوں کا لہو پی گیا۔ وہ تیر ایسا برسا جو اس کا چھوٹنا کئی کلیجوں کو کھا گیا۔ وہ آسمانی پتھر جس پر پڑا اُسے پیس ڈالا۔ اور جو شخص اس پر پڑا وہ آپ ہی پسیا گیا۔" دیگر انبیاء کی کامیابی کا ذکر کر کے خصوصاً آنحضرت کی عظیم فتح کے بارے میں فرمایا۔

(ب) "کیا یہ حیرت انگیز ماجرا نہیں کہ ایک بے زور بے کس امی یتیم تنہا غریب ایسے زمانے میں جس میں ہر ایک قوم پوری طاقت ملی، فوجی اور علمی رکھتی تھی۔ ایسی روشن تعلیم لایا کہ اپنی براہین قاطعہ اور حجج واضحہ سے سب کی زبان بند کر دی اور بڑے بڑے لوگوں کی جو حکیم بنے پھرتے تھے اور فیلسوف کہلاتے تھے۔ فاش غلطیاں نکالیں اور باوجود بے کسی اور غریبی کے زور بھی ایسا دکھایا کہ بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا اور انہیں تختوں پر غریبوں کو بٹھا دیا۔ اگر یہ خدا کی تائید نہیں تھی تو اور کیا تھا۔ کیا تمام دنیا پر عقل اور علم اور طاقت کے زور میں غالب آجانا بغیر تائید الٰہی کے بھی ہوا کرتا ہے خیال کرنا چاہیئے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل مکے کے لوگوں میں یہ منادی کی کہ میں نبی ہوں تو اُس وقت اُن کے ہمراہ کون تھا۔ اور کس بادشاہ کا خزانہ اُن کے قبضہ میں آگیا تھا کہ جس پر اعتماد کر کے ساری دنیا سے مقابلہ کی ٹھہر گئی یا کون سی فوج اکٹھی کر لی تھی جس پر بھروسہ کر کے تمام بادشاہوں کے حملوں سے امن ہو گیا تھا۔۔۔۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر اکیلے تھے۔ اور بے کس اور بے سامان تھے صرف اُن کے ساتھ خدا تھا جس نے اُن کو ایک بڑے مطلب کے لئے پیدا کیا تھا۔"

(براہین احمدیہ جلد دوم مقدمہ)

اپنے انجام سے بے خبر لوگ خدا تعالیٰ کے برگزیدوں کا دل دکھا کر اُن کی توہین و تذلیل کر کے خوش ہوتے ہیں مگر سعید اور نیک فطرت خود بخود ان کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں اور اُس کی غلامی میں آکر ہر دکھ اور مصیبت کو سکھ اور راحت سمجھتے ہیں ان لوگوں سے خدا تعالیٰ کا سلوک بھی خارق عادت ہوتا ہے ہمیشہ سے سنت اللہ یہی ہے۔

فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلہ

حضرت امام غزالیؒ کے حوالے سے ایک روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت کی خدمت میں ایک اعرابی پیش ہوا اور اس نے آتے ہی بڑی خوشی سے رقص کیا اور اس کے بعد رونا شروع کر دیا آنحضرت نے اُس سے خوشی کا اور پھر رونے کا سبب پوچھا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک چرواہا ہوں اور بہت دور دراز کا سفر طے کر کے آرہا ہوں ایک روز میں نے ایک شتر سوار سے حضور کا ذکر سنا تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان ہوگیا اور اس سوار سے آپ کی جائے قیام کے متعلق پوچھا۔ تو اس نے اپنے ہاتھ سے اس طرف اشارہ کیا اور چلا گیا۔ میں نے اسی وقت اپنا مال و اسباب وہیں چھوڑا اور اس طرف چلا آیا۔ ہر منزل پر صبح و شام خدا تعالیٰ غیب سے مجھے روٹی اور پانی دیتا اور جو درندہ میرے سامنے آتا وہ مجھے سجدہ کر کے میرا رستہ چھوڑ دیتا۔ محض خدا تعالیٰ کی ہدایت سے میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں حالانکہ آپ نے میری طرف کوئی قاصد نہ بھیجا تھا۔ اس خوشی میں میں نے رقص کیا اور میرے رونے کا سبب یہ ہے کہ قبیلۂ قریش آپ سے دشمنی رکھتا ہے اور آپ کی عداوت کے سبب یہ لوگ جہنم میں جائیں گے اس لئے میں خدا تعالیٰ کی بے پرواہی سے ڈرتا اور روتا ہوں۔"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"اسلام زندہ مذہب ہے اور ہماری کتاب زندہ کتاب ہے اور ہمارا خدا زندہ خدا ہے پھر اس کے برکات، انوار و تاثیرات مردہ کیونکر ہو سکتی ہیں۔"

ان زندوں سے سچا تعلق اور حقیقی محبت رکھ کر ہی روحانی زندگی مل سکتی ہے ان ہی کی پیروی اور اطاعت سے نور معرفت حاصل ہوتا ہے اور نجات ملتی ہے۔

حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رح کے تذکرے میں ایک بزرگ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

"حضرت بہاء الدین زکریا رح ملتانی کے مریدوں میں سے ایک صوفی مسمی حسن افغان تھے جو بالکل ناخواندہ تھے حتیٰ کہ انہوں نے قرآن شریف بھی نہیں پڑھا تھا لوگ امتحان کی غرض سے چند سطور قرآن شریف کی اور دوسری عربی کتابوں کی ایک کاغذ پر لکھ کر آپ کے سامنے رکھتے اور پوچھتے کہ بتاؤ ان میں قرآن کے الفاظ کون سے ہیں حضرت حسن افغان نور معرفت سے پہچان کر اپنی انگلی قرآن شریف کے الفاظ پر رکھ دیتے اور لوگ حیران ہو کر پوچھتے کہ آپ نے پڑھا تو کچھ نہیں آپ کو کیسے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ حروفِ قرآن ہیں تو آپ فرماتے کہ قرآن شریف کے حروف کا نور عرش معلّٰی تک جاتا ہے اور اس سے میں پہچان لیتا ہوں"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ قرآن کریم کی صوری اور معنوی برکات کا ذکر یوں فرماتے ہیں کہ:۔

"قرآن مجید ایک لعل تاباں اور مہر درخشاں ہے اس کی سچائی کی کرنیں اور اس کے منجانب اللہ ہونے کی چمکیں نہ کسی ایک یا دو پہلو سے بلکہ ہزاروں پہلوؤں سے ظاہر ہو رہی ہیں وہ اپنے حسن و جمال سے ہر ایک اہلِ بصیرت کے دل کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔"

(منن الرحمٰن)

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کو تاکیدی ارشاد فرماتے ہیں:۔

"قرآن کا سیکھنا جاننا اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور اُن راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قربِ الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں۔ از بس ضروری ہے جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا نہ مرد نہ عورت نہ جوان نہ بچہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔ جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔"

(انوار قرآنی)

احباب جماعت کے لئے رُوحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمی روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے لئے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام تجویز فرما رکھا ہے جو درجِ ذیل ہے۔

۱۔ جماعت کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دُعا غور و تدبّر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ درود شریف اور تسبیح و تحمید (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ) نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳۔۳۳ بار کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

۱۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝

۲۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

۶۔ ان کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس پروگرام کے مطابق خود بھی اپنا عمل جاری رکھیں اور دوسروں کو بھی وقتاً فوقتاً تحریک کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد - ربوہ)

موصی اور تعلیم القرآن

"تیسری ذمہ داری آج میں ہر اس موصی پر جو قرآن کریم جانتا ہے ڈالنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں اور یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو اور اس کی اطلاع نظارت متعلقہ کو دی جائے۔"

(خطبہ جمعہ - الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا سالانہ نمبر

الحمد للہ کہ امسال بھی حسب سابق جلسہ سالانہ پر ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہو چکا ہے۔ یہ نمبر دلچسپ مضامین۔ سبق آموز کہانیوں، ہنسا دینے والے لطائف، دل لبھانے والی نظموں اور ناصرات کے صفحات پر مشتمل ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے بچوں کے لیے قائدین اضلاع، قائدین مقامی، مجالس خدام الاحمدیہ اور تشحیذ الاذہان کے ایجنٹ حضرات کے ذریعہ حاصل کر کے اور بچوں کو اس بیش بہا دینی خزانہ سے مستفیض ہونے کا موقع بہم پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(مینجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

مبلغین کرام سے گذارش

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جملہ مبلغین کی مساعی میں برکت دے اور ان کے نیک کاموں کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

مبلغین کرام کی وکالت تبشیر کو مہیا کردہ رپورٹیں تو حتی الامکان من وعن الفضل میں شائع ہو جاتی ہیں لیکن اگر کسی مشن سے کوئی اخبار یا بلیٹن شائع ہوتا ہے تو اس اخبار اور بلیٹن میں مشن کی کارکردگی کی تفصیل یقیناً اس رپورٹ سے زیادہ ہوتی ہے جو ہفتہ وار رپورٹ کی صورت میں تحریک جدید میں وصول ہوتی ہیں۔ اگر مبلغین کرام اپنے ہاں چھپنے والے اخبارات، رسائل اور بلیٹن کی ایک ایک کاپی محترم مدیر صاحب الفضل کو بھی باقاعدگی کے ساتھ ارسال کرتے رہیں تو امید ہے کہ ان کے مشنوں کی کارکردگی کے مزید پہلو الفضل میں شائع ہو کر قارئین الفضل کی حقیقی مسرت کا باعث ہوں گے۔

ان خبروں کو قارئین تک جلد پہنچانے کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنا پرچہ ہوائی ڈاک سے ارسال فرمایا کریں اور اگر آپ کا پرچہ انگریزی یا اردو کے علاوہ کسی اور زبان میں چھپتا ہے تو مناسب ہوگا کہ اہم خبروں کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں تحریر فرما دیا کریں امید ہے مبلغین کرام اشاعت کی اس اہم ضرورت کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ جزاہم اللہ خیراً۔

شعبہ تصنیف وکالت تبشیر تحریک جدید

"سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لیے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔"

(کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطاعت امام کا نیک جذبہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے چندہ کا ٹارگٹ اٹھارہ لاکھ روپیہ سے بڑھا کر بیس لاکھ روپیہ مقرر فرمایا تو مخلصین جماعت نے تعمیل ارشاد میں غیر معمولی اضافہ کے ساتھ اپنے وعدے پیش کیے جزاہم اللہ تعالےٰ۔ اسی اثناء میں ایک دوست مکرم غلام نبی صاحب چک نمبر ۲۸۱ ج۔ب دوالکھری ضلع فیصل آباد نے حضور انور کے مقررہ فرمودہ ٹارگٹ کو پورا کرنے کے جذبہ سے اپنے معمول کے چندہ سے -/۵۰۰ روپیہ زائد ادا فرمادیا ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ دریافت کیا ہے کہ کیا اب یہ اسی شرح سے لازمی ہوجائے گا؟ سو ان کی اور دیگر ایسے دوستوں کی وضاحت کے لیے جو شرح چندہ تحریک جدید کی حقیقت معلوم کرنا چاہیں۔ تحریر ہے کہ تحریک جدید کا چندہ دراصل ہر انسان کی استطاعت سے وابستہ ہے یہ ہر فرد جماعت پر اسی قدر لازم ہے جسقدر کہ اس کی استطاعت ہے۔ اگر ایک دوست کی استطاعت ایک سال کوئی غیر معمولی آمد آجانے کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے تو اسی کے مطابق اسے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینا چاہیئے اور اگر آئندہ سال مالی کمزوری لاحق ہوگئی ہے تو اسی کے مطابق نئی استطاعت کی روشنی میں چندہ دے سکتے ہیں۔ دراصل تحریک جدید ایک عظیم الشان تبلیغی اور تربیتی جہاد ہے اس میں استطاعت کے مطابق زور لگانا شرط ہے استطاعت سے کم قربانی کرنا کسی مخلص کے شایان شان نہیں ہوتا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنے ارشادات میں استطاعت پر ہی زور دیا ہے۔ جیسا کہ حسب ذیل ارشاد بھی اس مسئلہ کو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔ فرمایا:۔

"جو شخص دو ہزار روپیہ چندہ دے سکتا ہے مگر وہ تین سو روپیہ دیتا ہے اسے ہرگز وہ ثواب نہیں مل سکتا جو اس شخص کو ملے گا جو پانچ روپیہ دینے کی توفیق رکھتا تھا اور اس نے پانچ ہی دیدیئے۔ کیونکہ دو ہزار کی توفیق رکھنے والا جب تین سو روپیہ دیتا ہے تو وہ اپنی طاقت کا ساتواں حصہ قربانی کرتا ہے، لیکن پانچ دینے کی طاقت رکھنے والا جب پانچ ہی دیدیتا ہے تو وہ سو فیصدی قربانی کرتا ہے ..... پس خدا تعالیٰ پانچ روپیہ دینے والے کو زیادہ ثواب دے گا اور تین سو روپیہ دینے والے کو کم کیونکہ وہ ثواب روپیہ کی مقدار پر نہیں دیتا بلکہ قربانی کی طاقت پر دیتا ہے۔"

(رسالہ جانی مالی قربانیوں کے مطالبات صفحہ ۳)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اپنے اموال کی حفاظت کیجیئے

مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کردیگا۔

صاحب نصاب بھائیوں بہنوں کو چاہیئے کہ اپنے مالوں پر زکوٰۃ ادا کرکے ان کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

نصاب شعبہ تعلیم برائے دیہاتی لجنات

۱۔ ہر دیہاتی بہن قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کے بعد باترجمہ سیکھنے کی کوشش کرے۔

۲۔ نماز سادہ اور باترجمہ ہر احمدی بہن کو یاد ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کی ابتدائی ۱۷ آیات اور آخری دس سورتیں سب کو زبانی یاد کروائیں۔

۳۔ اردو لکھنے پڑھنے کی طرف توجہ دی جائے۔ کم از کم اپنا نام تو ہر احمدی بہن کو لکھنا سیکھنا چاہیئے۔ آپ کے گاؤں کی ہر بچی کم از کم پرائمری پاس ہو۔ سکول میں ضرور داخل کروائیں۔

۴۔ دیہاتی لجنات سال میں ایک مرتبہ ۱۵ روزہ تربیتی کلاس کا انتظام کریں اس میں قرآن کریم باترجمہ اور نماز باترجمہ اور عام دینی مسائل سیکھنے کا انتظام کریں۔

۵۔ جو بہنیں اردو لکھنا پڑھنا اچھی طرح جانتی ہوں انہیں مرکز میں فضل عمر درس القرآن کلاس میں بھجوانے کا انتظام کریں تاکہ واپس جاکر باقی ممبرات لجنات کو سکھا سکیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

"ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اُس پاک نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۱)

درخواست ہائے دُعا

خاکسار کی اہلیہ بشریٰ بیگم کے گردے کا اپریشن ۵ جنوری کو سول ہسپتال فیصل آباد میں ہوا ہے اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ الحمد للہ۔

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت و تندرستی والی درازعمر عطا فرمائے۔ آمین۔ رشید احمد زاہد

(مقیم سپین) حال نزیل۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

• میں عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہوں اور جائیداد سے متعلق ایک مقدمہ عدالت میں دائر ہے جس کی وجہ سے میں پریشان ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا کرے اور پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین۔ (مظفر احمد بھٹی رحمت بازار ربوہ)

• میری بہن قدسیہ یونس صاحبہ کافی عرصہ سے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں ایک اپریشن بھی ہوا ہے۔ شدید کمزوری ہے دایاں ہاتھ صحیح طور پر کام نہیں کررہا۔ دماغ پر بھی اثر ہے احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لیے درخواست دعا ہے۔ (بشارت احمد اٹک سٹی)

• ہماری جماعت کے ایک بزرگ رکن عمرالدین صاحب آف رکن پور کو دسمبر کے دوسرے ہفتہ میں ویگن کے ایک حادثہ میں سر اور پسلیوں میں چوٹیں آئی ہیں۔ راولپنڈی کینٹ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت یاب کرے۔ آمین۔

(پیر محمد اختر۔ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

• خاکسار کے چھوٹے بھائی کو کھیلتے ہوئے دیوار سے ٹکرا جانے کی وجہ سے پیشانی پر چوٹ آئی ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (نذر محمد خاں نواب شاہ سندھ)

• میری ساس محترمہ حبیبہ ہاشمی صاحبہ مختلف عوارض کی وجہ سے کراچی میں علیل ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں احباب سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لیے درخواست دعا ہے۔

(ثریا ضیا بیگم رفیق احمد صاحب خواجہ دارالرحمت شرقی ربوہ)

• امسال میں بی اے فائنل کا امتحان دے رہا ہوں احباب کرام سے نمایاں کامیابی کے لیے درخواست دعا ہے۔ سلیم احمد سلیم چک نمبر ۱۵۱ ضلع تھرپارکر (سندھ)

• میرے شوہر ان دنوں جرمنی میں مقیم ہیں ان کی صحت اور کامیابی کے لیے دعا کی التجا ہے۔

(شمیم ملک انگوری سکیم باغبانپورہ لاہور)

دعائے مغفرت

• میرے والد محترم عبدالخالق صاحب بھٹی آف بستی رمداں چھ ماہ کی علالت کے بعد ۴ر دسمبر ۱۹۸۱ء کو تقریباً سوا تین بجے شام اپنے مالک حقیقی سے جاملے انا للہ وانا الیہ راجعون یکم جون کو انہیں ایک بیل نے مارا تھا نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج رہے مگر کوئی علاج کارگر نہیں ہوا مرحوم بہت نیک پرہیزگار اور متقی انسان تھے پنج وقتہ نماز اور تہجد کے پابند تھے۔ احمدیت کے شیدائی تھے ہر سال جلسہ سالانہ میں شمولیت فرماتے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ درجات بلند فرمائے اور ہم جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ (عبدالرحیم مدرس بستی رمداں ضلع ڈیرہ غازیخاں)

• خاکسار کے دادا جان محترم حاجی محمد عیسیٰ صاحب آف کمالیہ ضلع شیخوپورہ ۶ر دسمبر ۱۹۸۱ء کو بوقت دس بجے شب بعمر ۹۴ سال اپنے خالق حقیقی سے جاملے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم ۱۹۲۵ء میں اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی نماز کے پابند اور تہجد گذار تھے۔ ۷ر دسمبر کو بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(رائے عبدالقدوس نائب قائد ضلع خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ)

تبدیلی جُوتا

جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء آخری اجلاس منعقدہ ۲۸ر دسمبر کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دعا فرمانے سے کچھ دیر قبل سٹیج کے عقبی دروازے سے باہر نکلتے وقت خاکسار کا ایک سیاہ رنگ فل بوٹ کسی سے تبدیل ہوگیا۔ جن صاحب کا ہو خاکسار سے تبدیل فرمالیں۔

"بوٹ زپ والا ہے اور سائیڈ میں پاکٹ ہے۔"

(میر مبشر احمد طاہر ۲/۱۷ دارالعلوم غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرحوم موصیان کے بارے میں ایک نہایت ضروری اعلان

بیرونجات سے مرحوم موصیان کی میتیں بہشتی مقبرہ میں تدفین کی غرض سے مرکز میں لائی جاتی ہیں۔ بعض دفعہ ان کے ورثاء یہ کہلا بھیجتے ہیں کہ مرحوم موصی کا حساب بنا رکھیں تا ربوہ آنے پر بلا تاخیر تدفین ہو سکے۔ حالانکہ یہ امر درست نہیں۔ مرحوم موصی کے اقرب ترین ورثاء میں سے کسی ایک کا مرکز میں خود پہنچ کر مرحوم موصی کے ترکہ کے بارہ میں مفصل بیان دینے پر ہی حساب تیار کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے ایسی صورتوں میں ورثاء کا فرض ہے کہ اپنے میں سے کسی ذمہ دار فرد کو فوری طور پر متعلقہ مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی مرحوم موصی کے ترکہ کے بارے میں مفصل رپورٹ کیساتھ مرکز میں بھجوا دیا کریں تا وہ خود دفتر وصیت میں تشریف لاکر اپنا بیان دیں نیز مقامی جماعت کی رپورٹ پیش کریں تا مرحوم موصی کا حساب تیار کیا جاسکے۔

- یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حصہ جائیداد اگر فوری طور پر نقد ادا نہ ہو سکے تو صرف ربوہ کی جائیداد کی کفالت ہی قبول کی جاتی ہے۔
- مقامی جماعت کی رپورٹ مرحوم موصی کے ترکہ کے بارے میں نیز مرحوم موصی کی طرف سے سال رواں میں حصہ آمد کی آخری ادائیگیوں کے بارے میں مفصل ہونی چاہیئے۔
- بالکل مختصر اور مبہم رپورٹ کی بناء پر حساب نہیں بنایا جاسکتا۔ مثلاً یہ رپورٹ کہ "مرحوم کے ذمہ حصہ آمد یا حصہ جائیداد کا کوئی بقایا نہیں" مفید نہیں ہوگی۔ ادائیگی حصہ آمد یا حصہ جائیداد کے بارے میں رپورٹ متعلقہ سیکرٹری مال کی طرف سے آنی چاہیئے۔

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مجالس اطفال الاحمدیہ کیلئے یاد رکھنے کی باتیں

- ہر جگہ جہاں تین یا اس سے زیادہ احمدی بچے موجود ہوں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم ہونی ضروری ہے۔
- ہر مجلس میں ناظم اطفال اور مربی اطفال کا تقرر ضروری ہے۔
- ہر ماہ کم از کم دو اجلاس عاملہ اور دو اجلاس عام منعقد کرنے ضروری ہیں۔
- ہر مجلس کو چاہیئے کہ اپنی ماہوار رپورٹ مقررہ فارم پر مرکز میں دس تاریخ سے پہلے بھجوائے۔ (سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ میں شمولیت سے متعلق

حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی بچہ اطفال الاحمدیہ کی عمر رکھتا تھا اور اس کے ماں باپ نے اُسے اطفال الاحمدیہ میں شامل نہیں کیا تو اُس کے ماں باپ نے بھی ایک جُرم کا ارتکاب کیا ہے۔"

(الفضل ۱۳ر ستمبر ۱۹۶۱ء)

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے والد صاحب محترم عبدالرحیم صاحب پراچہ اور والدہ صاحبہ مورخہ ۲۳ر دسمبر ۱۹۸۱ء کو اسلام آباد سے ربوہ بذریعہ کار جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے آتے ہوئے حادثہ کا شکار ہوکر انتقال فرما گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

حادثہ پھالیہ کے قریب پیش آیا جبکہ ایک سائیکل سوار کو بچاتے ہوئے کار درخت سے ٹکرا گئی۔ والد صاحب اور والدہ صاحبہ کو شدید چوٹیں آئیں انہیں گجرات کے ہسپتال میں داخل کیا گیا جہاں پر والدہ صاحبہ رات ساڑھے بارہ بجے اور والد صاحب دن کے گیارہ بجے کے قریب انتقال فرما گئے۔ ۲۴ر دسمبر کی شام کو دونوں کے جسدِ خاکی ربوہ لائے گئے اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت سے مکرم مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ نے دونوں کا جنازہ پڑھایا اور دن کے ایک بجے کے قریب بردو کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ والد صاحب اور والدہ صاحبہ کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔

(عطیہ مبارک احمد پراچہ مکان نمبر ۷ سٹریٹ ۴۷ ایچ ۸ اسلام آباد)

گمشدہ بستر

۲۸/۱۲/۸۱ کی رات کو ربوہ سے لاہور بذریعہ بس آتے ہوئے راستہ میں ایک بستر جو گرم دری میں موٹے سفید رسے سے بندھا ہوا ہے کہیں گر گیا ہے۔ ملنے پر اطلاع دیں۔

عبدالباسط خان ۴۷۔ ہال روڈ فون نمبر ۵۶۶۸۵ لاہور

جزاکم اللہ۔ (عبدالباسط خان)

درخواست دُعا

میری والدہ سخت بیمار ہیں ان کو بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے کمزور بہت ہیں۔ احباب سے والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مرید احمد حمید ابن مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی مرحوم لاہور)

اعانت الفضل

بیگم صاحبہ ڈاکٹر ہمایوں اختر صاحب لاہور نے اپنے بیٹے آصف ہمایوں کی کامیابی کی خوشی میں اعانت الفضل کے لئے بطور شکرانہ مبلغ ایک سو روپیہ ارسال کیا ہے۔ جناب کی خدمت میں بچے کی دینی اور دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (مینجر الفضل)

اعلان نکاح

مکرم برادرم عمر علی صاحب طاہر مربی سلسلہ قمر آباد کا نکاح مکرمہ جمیلہ نرگس صاحبہ بنت چوہدری محمد اسلم صاحب سکنہ گوٹھ سردار محمد ضلع نوابشاہ کے ہمراہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے (۵،۰۰۰/) حق مہر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۸۱ء کو بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ عقد ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(شیخ محمد تعیم شاہد واقف زندگی مربی سلسلہ مقیم نواب شاہ)

قومی شاہراہ پر سکھر حیدرآباد کے عین وسط میں
احمدیہ آٹو ورکشاپ موریو
فون ۲۲۱
موٹر سائیکلوں اور سکوٹروں کی ریپئر۔ ٹیوننگ سروس۔ بیٹری چارجنگ اور اصلی فاضل پرزہ جات
کیلئے خدمت کا موقعہ دیں
نذیر احمد اینڈ سنز مین روڈ موریو ضلع نواب شاہ

مکان برائے فروخت
مسجد اقصیٰ و جلسہ گاہ کے قریب
ناصر آباد کالونی ربوہ میں جدید ڈیزائن و معیاری میٹریل کے ساتھ نیا تعمیر شدہ مکان برمشتمل ڈرائنگ و ڈائننگ روم۔ تین بیڈ روم۔ گیلری۔ ٹی وی لاؤنج۔ اٹیچڈ باتھ۔ سٹور۔ باورچی خانہ۔ برآمدہ اور میٹھے پانی کی موٹر فٹ ہے۔ خواہشمند حضرات کیلئے عمدہ موقعہ ہے
صدیق اسٹیٹ ایجنسی
نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دفتر ۶۴۰ فون رہائش ۵۴۰

آنکھ کا اپریشن
بہت نازک معاملہ ہے
سفید موتیا CATARACT
کالا موتیا GLAUCOMA
ناخونہ PTERYGIUM
گوہانجنیاں اور پپوٹوں کی گلٹیاں STYES
آنکھ کا ناسور EYE FISTULA
آنکھ کا پھولا EYE ULCER
آنکھ کا زخم اور چوٹ EYE INJURY
بغیر اپریشن ٹھیک ہو رہے ہیں۔ معائنہ مشورہ لٹریچر فری
کیوٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان لاہور کراچی ہیڈ آفس گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی زندگی تاریخِ وفا و فرض شناسی کا زرّیں باب ہے

امرائے اضلاع پنجاب اور قائدین اضلاع و علاقہ خدام الاحمدیہ کی قرار دادہائے تعزیت

امرائے اضلاع پنجاب

امرائے اضلاع پنجاب کا یہ اجلاس حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی المناک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اگرچہ اس عظیم سانحہ کی بنا پر ہمارے دل مغموم اور آنکھیں اشکبار ہیں، لیکن ہم راضی برضائے الٰہی رہتے ہوئے اور اس کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہنے پر اکتفا کرتے ہیں

ع بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کئی جہات سے مقام کی مالکہ تھیں۔ آپ حضرت اقدس کی سب سے بڑی نواسی، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد علی صاحب کی سب سے بڑی دختر نیک اختر اور حضرت مصلح موعود کی سب سے بڑی اور نہایت عزیز بیوی تھیں آپ نے ہمارے پیارے امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رفیقۂ حیات ہونے کے لحاظ سے جس خلوص، محبت، ایثار اور جانفشانی سے اس رشتۂ مودت کو نبھایا وہ تاریخ وفا و فرض شناسی کا ایک زرّیں باب ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسند نیابتِ جماعت احمدیہ پر متمکن ہونے کے بعد آپ پر جو عظیم ذمہ داریاں بحیثیتِ حرم حضور آن پڑی تھیں آپ نے انہیں بطریقِ احسن نبھایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو گھر بار اور بال بچوں کی دیکھ بھال سے بالکل فراغت بہم پہنچا کر ہمہ وقت جماعتی مہمات اور ا کی نشاۃِ ثانیہ کے منصوبہ پر غور و فکر کے لیے یکسوئی اور وقت مہیا کیا۔ اس کے لیے ساری جماعت حضرت سیدہ مرحومہ کی زیر بارِ احسان ہے۔ آپ نے سفر و حضر اور قیام و خرام میں امام جماعت احمدیہ کی رفاقت کا حق بطریقِ احسن نبھایا اور حضور کے نہایت طویل اور نہایت تھکا دینے والے بیرونی دوروں میں خندہ پیشانی اور جانفشانی سے اپنی ذمہ داریاں بحسن و خوبی پوری کیں اور جماعت احمدیہ کے بین الاقوامی حلقہ خواتین کی جو توقعات آپ سے وابستہ تھیں انہیں بدل و جان پورا کیا اور ان کی تربیت اور دلدہی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سیدہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، آپ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آپ کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر اور معین و متکفل ہو اور اپنی شفقت و رحمت سے اس فرقت کے درد کا درماں عطا فرمائے آمین۔

ہم اس عظیم صدمہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ صاحبزادی امۃ الحلیم بیگم صاحبہ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، محترم نواب مسعود احمد خاں صاحب، سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں بصد ادب اظہارِ تعزیت کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی شفقت و رحمت سے ان کے لیے تسکینِ قلب کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب)

قائدین اضلاع و علاقہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

ہم قائدین اضلاع و علاقہ مجالس خدام الاحمدیہ پاکستان حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وفات حسرت آیات پر گہرے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ۱۳ ممالک کے جس مصروف ترین دورہ میں آپ شریک ہوئیں وہ اس لحاظ سے بھی تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ حضرت بیگم صاحبہ نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے سات سو سال بعد سپین میں تعمیر کی جانیوالی پہلی مسجد کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب میں شرکت کی اور آپکو دنیا بھر کی احمدی خواتین کی طرف سے بنیادی اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ ایسے بزرگ اور بابرکت نافع وجود کی وفات پوری جماعت کے لیے ایک صدمہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی برداشت کی توفیق عطا فرمائے، ہم اس افسوسناک موقع پر اپنے پیارے آقا اور امام ایدہ اللہ، محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ، محترمہ صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ کے علاوہ محترم نواب مسعود احمد خان صاحب، محترمہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ، محترمہ صاحبزادی آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ سے اور دیگر افراد خاندان حضرت اقدس سے دلی تعزیت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم ہیں قائدین اضلاع و علاقہ
مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ہر کہ گیرد رہِ خدائے یگاں
آں خدا کیش بس ست در دو جہاں

حضرت اقدس نے فرمایا جو بھی خدائے واحد کا راستہ اختیار کرے گا۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ دونوں جہانوں میں کافی ہے۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہ اس کی خوشنودی بھی حاصل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں ان کے لئے کافی ہوتا ہے۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں فراخدلی سے حصہ لے کر اس کی کفالت میں آجائیے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ لڑائی داؤ پیچ کا نام ہے (حدیث النبی ﷺ)

حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

"میرے نزدیک تو استغفار سے بڑھکر کوئی تعویذ و حرز اور کوئی احتیاط و دوا نہیں"

(الحکم ۲۴ جون ۱۸۹۹ء صـ۵)

"استغفار بہت پڑھا کرو انسان کے واسطے غموں سے نبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء صـ۱)

نظر اور آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
مشہور کاجل
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

بقیہ:- دوسرے روز کا خطاب

بس خدا تعالیٰ کے عشق اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں دیوانہ ہو کر صرف ایک مقصد سامنے رکھنا ہے کہ ہم نے ساری دنیا کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میرے پاس بیکار باتوں کا وقت نہیں ہے۔ اگر ہمیں کوئی گالی دیتا ہے تو میں سچ کہتا ہوں کہ میرے پاس وقت نہیں ہے کہ اس کی طرف توجہ کروں۔ اگر کوئی خنجر گھونپتا ہے تو میرے پاس وقت نہیں ہے کہ اسے ہٹاؤں حضور نے فرمایا کہ ایسی باتوں کو نظر انداز کر دو اور کہو

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ
فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝
(الزخرف: ۹۰)

ہم خدا کی پناہ میں ہیں۔ جلد ہی انہیں پتہ لگ جائے گا۔

حضور نے فرمایا ہماری دعا ہے کہ جلد انہیں اس رنگ میں پتہ لگے کہ جس صداقت کو ہم نے پایا اور جو انعام ہمیں ملا ہے اور جو انعام ہمیں مل رہے ہیں —— انہیں بھی ملنے لگیں۔ آمین

(باقی)

گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ۱۹۸۲ء

امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ پچھلے سالوں کی طرح فروری ۱۹۸۲ء کے آخری ہفتے میں مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ ہر دیہاتی جماعت سے کم از کم ایک گھوڑا ٹورنامنٹ میں شامل ہونا چاہیئے۔ تمام سوار اس بات کا خیال رکھیں کہ گھوڑا یا گھوڑی کا مالک احمدی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس ٹورنامنٹ کا مقصد صرف گھوڑوں کی سواری کو فروغ دینا نہیں بلکہ گھوڑے پالنے کی تحریک کرنا ہے۔

اس ٹورنامنٹ میں علاوہ اور مقابلوں کے اس سال کراس کنٹری دوڑ ۲۰ میل کی بجائے ۳۰ میل رکھنے کا خیال ہے۔ یاد رہے کہ ہمیں حضور انور ایدہ اللہ کا وہ ارشاد پورا کرنا ہے جس میں حضور نے فرمایا تھا کہ ہر احمدی سوار کو اس قابل ہونا چاہیئے اور اپنے گھوڑے کو بھی اس قابل بنانا چاہیئے کہ وہ بغیر رکے مسلسل ۷۰ میل تک گھوڑا دوڑا سکے۔ اسی کی تیاری کے لئے امسال ۳۰ میل کی بجائے ۲۰ میل کی دوڑ رکھی گئی ہے۔

سوار ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)